بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

تیسویں قسط

موت اور قبر کے مسائل

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام

حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

صدیقی قادری رضوی حامدی

زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی

سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری

خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا

DAR-UL-RAZA

عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:............بیاناتِ خوشتر ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ (تئیسویں قسط)

اسپیکر:............حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“

موضوع:............موت اور قبر کے مسائل

زیرِ سرپرستی:............شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:............شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............حضرت علامہ مولانا مفتی ابو نعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:............مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر وترتیب:............حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دار الرضا انٹرنیشنل)

صفحات:............10

پبلشر:............مکتبہ دار الرضا جھنگ سٹی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ دار الرضا

عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

والعصرo ان الانسان لفی خسرo الا الذین اٰمنوا وعملوالصلحت

وتواصو بالحق وتواصو بالصبرo

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی

ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ o ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی

النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

حضرات خواتین، سامعین! آج کی اِس مبارک مجلس میں جو درسِ قرآن کی مجلس ہے۔قرآنِ مقدس کی ایک سورۃ میں نے تلاوت کی ہے یہ سورۃ العصر ہے مکہ معظّمہ میں اِس کا نزول ہوااِس میں تین آیتیں ہیں۔مشہور سورۃ ہےاور ہر مسلمان اِس سورۃ کی تلاوت کرتا ہے۔ارشاد فرمایا گیا کہ قسم ہے زمانہ محبوب کی،عصر کہتے ہیں زمانے کو''زمانہ''اورزمانے کوآپ جانتے ہیں کہ زمانے میں ہر چیز ہے۔زمانہ خدا کی عجائبات اور خدا کی قدرت سے زمانہ بھرا ہوا ہے۔اِس لئے قرآنِ مقدس نے زمانے کی قسم کھائی،زمانۂ محبوب کی قسم ہےاور اِس میں عصر کا وقت بھی مراد ہوسکتا ہے کیونکہ عصر کا وقت آخروقت ہے دن کے اوقات میں۔اور بہر حال اِس میں چونکہ پیارے

نبی ﷺ کے زمانے کی قسم یہاں مراد لی گئی ہے تاکہ معلوم ہو کہ اِس زمانے کو فضیلت کس وجہ سے ہے کہ یہ زمانہ، امانہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ فرمایا کہ بے شک قسم ہے کہ زمانے کی انسان ضرور نقصان میں ہے۔ دیکھئے کہ یہ قرآنِ مقدس کا فیصلہ ہے، وہ سارے انسانوں کے متعلق کہہ رہا ہے کہ سارے کے سارے انسان نقصان میں ہیں۔ ہاں وہ لوگ وہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ معلوم یہ ہوا کہ ایک کیٹیگری ایک ہی گروہ انسانوں کا ایسا ہے جو کامیاب ہے۔ وہ گروپ اللہ کے نیک بندوں کا ہے مؤمن کا ہے۔ حضرات و خواتین غور کیجئے اور سوچئے کہ قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ قرآن ارشاد فرما رہا ہے کہ انسان کی زندگی اس کو کیپٹل ہے اور اُس کا کیپٹل ہر وقت گھٹ رہا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ جب انسان صبح کرتا ہے جب انسان کی آنکھیں کھلتی ہیں اور طلوعِ آفتاب کی روشنی میں جب وہ آنکھیں کھولتا ہے اور کائنات کو دیکھتا ہے تو انسان اپنی زندگی کی دکان کھولتا ہے۔

پیارے بھائیو اور بہنو آپ نے اپنی زندگی کی دکان کھولی ہے اور روزانہ کھولتے ہیں لیکن کیا کبھی آپ نے غور کیا کہ ہر آدمی جب وہ صبح کو اُٹھتا ہے اور اپنی آنکھیں کھولتا ہے تو اُس کی آنکھیں کھلتے ہی اُس کی زندگی کی دکان کھل جاتی ہے اور وہ سانس لیتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے اب دیکھنا یہ ہے یہ جو وہ سانس لے رہا ہے اِس میں کام وہ کیا کر رہا ہے۔ اگر اُس کا سانس صرف دنیا کی طلب میں آ رہا ہے اور جا رہا ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی زندگی گھٹ رہی ہے۔ اُس کی عمر کم ہو رہی ہے اور اُس کے ساتھ ساتھ افسوس یہ ہے کہ اُس کی زندگی کی دکان کھلی ہوئی ہے لیکن اِس سے اُسے

کوئی نفع نہیں ہو رہا ہے۔ اگر یہ اُس کا سانس آتا جاتا اِس لئے ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرتا، خدا کے احکام پر چلتا تو پھر تو اُس کی زندگی بھی اچھی تھی اور پھر یہ اُس کا سانس یہ بھی اچھا تھا۔ لیکن حال یہ ہے کہ اُس نے دنیا کی کامیابی کیلئے بہت سے راستے تلاش کیئے، آج یہ انسان، چلتا پھرتا انسان جسے بھی آپ دیکھیں وہ آپ کو یہی کہے گا جو راستہ اُس نے اختیار کا ہے، جو راستہ اُس نے تلاش کیا ہے اُس پر اُس کو کامیابی ہے۔ ایک پروفیسر یہ یقین کرتا ہے کہ اُس کا راستہ کامیابی کا راستہ ہے، ایک ڈاکٹر یہ یقین کرتا ہے کہ اُس کا راستہ کامیابی کا راستہ ہے، یہ انجینئر یہ یقین کرتا ہے کہ اُس کا راستہ عزت، دولت، شہرت اور کامیابی کا راستہ ہے، ایک بزنس مین وہ بھی یہی یقین کرتا ہے کہ اُس نے جو راستہ اختیار کیا ہے اسی میں کامیابی ہے۔ لیکن قرآن نے کہا کہ یہ سارے راستے جو تم نے اختیار کیئے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو چھوڑ کر یہ سارے راستے تباہی و بربادی کے ہیں، راستے تمہیں دین اور دنیا میں کامیاب نہیں کر سکتے۔ اور اگر تم دنیا میں کامیاب ہوئے بھی تو تھوڑی دیر کی یہ کامیابی ہو گی۔ لیکن آخرت کی کامیابی جو ہمیشہ کی کامیابی ہے وہ کامیابی تمہیں کبھی حاصل نہیں ہو سکے گی۔ تو اِس لئے ارشاد فرمایا کہ ایک راستہ کامیابی کا راستہ، اسی کا راستہ رمضانِ مقدس کا مہینہ، نمازِ پنجگانہ، سچ بولنا، شریعت کے مطابق عمل کرنا یہ کیا ہے موت کی تیاریاں ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ اِس دنیا میں رہنے کیلئے، کھانے پینے کیلئے، لیٹنے، اُٹھنے، بیٹھنے کیلئے ہمیں تیاری کرنی پڑتی ہے، ہمیں سامان کرنا پڑتا ہے۔ محنت اور مزدوری کرنی پڑتی ہے۔

خواتین وحضرات آپ کو معلوم ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے، اگر چند روزہ زندگی کیلئے اتنی

تیاریاں اتنی محنتیں، اتنی کوششیں تو پھر سوچو کہ جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اُس وقت کو ہمیشہ دھیان میں رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ آپ کے سامنے رہے کہ دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر، بلکہ راہ چلتا ہوا۔ یعنی مسافر کس طرح ؟ ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ چلتا ہوا انسان کھیل تماشے میں مشغول نہیں ہوتا کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ ابھی راہ دور ہے، اُسے اپنی منزل، اپنے مقام پر پہنچنا ہے۔ اسی طرح مسلمان کو چاہیئے کہ دنیا میں وہ نہ ایسے وہ تعلقات پیدا کرے کہ اصلی مقصد حاصل کرنے میں وہ تعلقات آڑے آجائیں اور تعلقات کی وجہ سے اصلی مقصد سے وہ دور ہو جائے۔ اور موت کو کثرت سے یاد کرے۔ یاد رکھو کہ موت کا پیالہ ہر شخص کو پینا ہے۔ موت کی یاد دنیاوی تعلقات کی جڑ کو کاٹ دیتی ہے اسی لئے حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا کہ ’’لذتوں کو کاٹنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو‘‘۔

مگر یاد رکھو کہ موت کو یاد کرنے کا مطلب کیا ہے؟ موت کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اُس کیلیئے تیاری کرے۔ اللہ اللہ کرے، اللہ کی ہدایات پر چلے بندہ اپنے پیدا کرنے والے کے حق کو ادا کرے، ہر شخص ایک دوسرے کے حقوق کو پورا کرے، ہاں یہ بھی سنتے چلئے کہ ہماری سوسائٹی میں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ مصیبتوں اور پریشانیوں میں صبر وشکر کرنے کی بجائے منہ سے ایسی بات کر دیتے ہیں اور اِس قسم کی تمنا کرتے ہیں جیسے موت آجائے یا وہ مر جائیں تو یہ بات اچھی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ موت حق ہے اور اُس کا وقت مقرر ہے وہ اپنے وقت پر آئے گی۔ کسی کے کہنے سے اور

موت طلب کرنے سے موت نہیں آتی۔اِس لئے ایسی باتیں زبان سے نہ نکالے اور اگر کسی کو موت کے متعلق کچھ کہنا ہی ہے تو پھر یوں کہے کہ اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔

مسلمان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھے اُس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا کہ ’’کوئی نہ مرے مگر اِس حال میں کہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھتا ہو کیونکہ حدیث قدسی ہے کہ ’’میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اُس سے اُسی طرح پیش آتا ہوں‘‘۔مسلمانوں تمہیں مژدہ ہو، گناہگارو تمہیں بشارت ہو، نیکوکارو تمہیں فرحت ہو کہ تمہیں اِس بات کی ضمانت دی جارہی ہے، گارنٹی دی جارہی ہے کہ تم اپنے رب کو جیسا سمجھتے ہو تمہارا رب ویسا ہی ہے۔اب سوچو کہ تمہارا اپنے رب کے متعلق کیا خیال ہے؟ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف فرما ہوئے وہ جوان عنقریب مرنے والا تھا۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو کس حال میں پاتے ہو؟ جوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنے اللہ سے میں امید کرتا ہوں اور اپنے گناہوں سے میں ڈرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں یعنی امید اور ڈر اِس موقع پر جس بندے کے پاس ہوں گے اللہ اُسے وہ دے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے، اور اُس سے علیحدہ رکھے گ جس سے وہ ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات، بھائیو اور بہنو! روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے۔اُسی وقت سارے عمل کا ریزلٹ نکلتا ہے۔کس نے دنیا میں کیا کیا؟ اچھا کیا یا بُرا کیا۔

ریزلٹ آؤٹ موت کے وقت ہوتا ہے اور ایمان کا تمام نتیجہ اُس وقت ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اعتبار خاتمے کا ہے اگر خاتمہ، موت ایمان پر ہوئی اور خاتمہ ایمان پر ہوا تو الحمد للہ پر وہ دونوں جہاں میں کامیاب وکامران ہے۔ اِس لئے یادرکھو کہ شیطانِ لعین ایمان لینے کی فکر میں ہیاور مرتے وقت اُس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ آپ کے ذہن میں، آپ کے عقیدے میں ایسی بات ڈال دے کہ جس سے معاذ اللہ خاتمہ ایمان پر نہ ہو۔ اِس لئے شیطان سے پناہ مانگنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرنا چاہئے کہ اللہ اُس کے شر سے بچائے اور ملتِ اسلامیہ کا خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس مرنے والے کا آخری کلمہ **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ** ہو وہ جنت میں داخل ہوا''۔ معلوم یہ ہوا کہ جب موت کا وقت قریب آئے اور موت کی نشانیاں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ مرنے والے کو داہنی کروٹ لٹا کر قبلے کی طرف منہ کر دیا جائے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلے کی طرف منہ کریں، یوں بھی منہ قبلے کی جانب ہو جائے گا۔ مگر اِس صورت میں سر کو ذرا اونچا کریں۔ یادرکھو کہ جس وقت جان نکل رہی ہو، اُس وقت مناسب یہی ہے، بہتر یہی ہے کہ کلمہ طیبہ **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ** کاورد اُس کے آس پاس جو لوگ موجود ہوں اور زور سے پڑھیں **اشھد الا الہ الااللہ واشھد ان محمد رسول اللہ**۔ ہاں اِس وقت یہ یادرکھیں کہ مرنے والے کو زور نہ دیا جائے کہ وہ کلمہ طیبہ پڑھے ایک آدھ اُسے کہہ دیں اُس نے پڑھ دیا تو ٹھیک ہے باقی اُس کے اردگرد اور چاروں طرف جو لوگ موجود ہوں وہ پڑھتے رہیں۔ اور کلمہ پڑھنے والا

اللہ کا کوئی نیک بندہ ہو، نیک لوگ ہوں نمازی ہوں، اُس وقت اللہ کے نیک بندوں کا وہاں ہونا یہ بھی مرنے والے کیلئے بڑی اچھی بات ہے۔ پھر وہاں سورۃ یٰسین شریف کی تلاوت اور خوشبو کا وہاں ہونا مستحب ہے۔ لوبان جلا دیا جائے، اگر بتیاں سلگا دی جائیں، اور موت کے وقت ماں باپ، عورتیں جو وہاں ہیں اُن کیلئے یہ ہے کہ وہ الگ ہو جائیں۔ اور باقی جو دوسرے لوگ ہیں وہ تلاوت کرتے رہیں۔ اور اسی طرح وہاں شور و غل نہ ہو۔ چیخ و پکار نہ ہو، ہنگامہ نہ ہو، کیونکہ رحمت کے فرشتے وہاں آتے ہیں، فرشتوں کی آمد کا وقت ہے اس لئے سب دعائے خیر کرتے ہیں۔ کوئی بُرا کلمہ زبان سے نہ نکالیں۔ کیونکہ اُس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے فرشتے اُس پر امین کہتے ہیں۔ نزع میں سختی دیکھیں تو سورۃ یٰسین اور سورۃ رعد پڑھیں۔ جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی منہ سے نیچے سے لے جا کر سر پر باندھ دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھی کر دی جائیں۔ اور یہ کام اُس کے گھر والوں میں سے جو نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے "**بسم اللّٰہ وعلٰی ملة رسول اللّٰہ اللهم يسر عليه امرهٗ وسهل عليه ما بعده واصبه بلقائك واجعل ما خرج عليه مما خرج عنه**"

میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دے۔ اور اِس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں۔ غسل اور کفن میں جلدی کرنی چاہیئے اِس کی حدیث میں تاکید آئی ہے۔ خوب یاد رکھیں انتقال کے بعد اہم مسئلہ یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ مرنے والا

دنیا سے جارہا ہے تو اِس کے اوپر کسی کا قرض تو نہیں ہے۔ کسی کا دَین تو نہیں ہے، اِس نے کسی سے کچھ لیا تو نہیں ہے؟ اگر اِس نے کسی سے کچھ لیا ہے تو پھر یہ ضروری ہے کہ مرنے والے گھر والے، عزیز رشتہ دار، بیٹا، باپ، بھائی وغیرہ اگر مرنے والے کے پاس مال ہے تو اُس سے اِس کا قرض ادا کردو۔ اور اگر مال نہیں ہے تو خود اپنی جانب سے اُس کا قرض دے دیں۔ تاکہ مرنے والا آسانی کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوسکے۔ میت کا قرض ادا کرنا یہ نہایت ضروری ہے۔ سنتے چلو اور یہ روایت یاد رکھو کہ جب تک مرنے والے کا قرض ادا نہ کردیا جائے اُس کی روح لٹکی رہتی ہے۔ اُس کی میت کو چین اور سکون نہیں میسر آتا۔ اِس لئے نہایت ضروری ہے کہ اُس کا قرض ادا کر دیا جائے اور جو اُس کے وارث ہیں اُس کی جانب سے صدقہ و خیرات کریں۔ اچھا کفن دیں اچھی طرح دفن کا انتظام ہو۔ غرباء، فقراء، مساکین سب کو وہ دے سکتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے اُس کے ورثا کو پیسہ دیا ہے، دولت دی ہے تو پھر یہ سب کچھ کر سکتے ہیں اور کیا جاسکتا ہے۔

بھائیو، بہنو! یہ مختصر سے مسائل تھے اور مختصر سی باتیں تھیں موت کے متعلق جو بیان کردی گئیں۔ رب کریم ہم سب کو اِن اچھی باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ وماعلینا الا البلغ المبین

لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو یاد کرو

خواتین وحضرات! آپ کو معلوم ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے، اگر چند روزہ زندگی کیلئے اتنی تیاریاں اتنی محنتیں، اتنی کوششیں تو پھر سوچو کہ جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اُس وقت کو ہمیشہ دھیان میں رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ آپ کے سامنے رہے کہ دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر، بلکہ راہ چلتا ہوا۔ یعنی مسافر کس طرح؟ ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ چلتا ہوا انسان کھیل تماشے میں مشغول نہیں ہوتا کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ ابھی راہ دور ہے، اُسے اپنی منزل، اپنے مقام پر پہنچنا ہے۔ اسی طرح مسلمان کو چاہئے کہ دنیا میں وہ نہ ایسے وہ تعلقات پیدا کرے کہ اصلی مقصد حاصل کرنے میں وہ تعلقات آڑے آجائیں اور تعلقات کی وجہ سے اصلی مقصد سے وہ دور ہو جائے۔ اور موت کو کثرت سے یاد کرے۔ یاد رکھو کہ موت کا پیالہ ہر شخص کو پینا ہے۔ موت کی یاد دنیاوی تعلقات کی جڑ کو کاٹ دیتی ہے اسی لئے حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا کہ

''لذتوں کو کاٹنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو''۔ الحدیث

(بیاناتِ خوشتر، حصہ ۲۳، ص ۶، مکتبہ دارالرضا)

باہتمام

مولانا محمد ابراهیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

DAR-UL-RAZA

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com